تقریر

تقریر بابت ناصرات الاحمدیہ
وقت 5-7منٹ

# گلشنِ احمد کی ہیں ہم چہچہاتی بُلبلیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ۔ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ(ابراہیم:25۔26)

یعنی کیا تونے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمۂ طیبہ کی ایک شجرۂ طیبہ سے۔اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ ہر گھڑی اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔اور اللہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

گلشنِ احمد کی ہیں ہم چہچہاتی بلبلیں
گنگناتی کوئلیں اور مسکراتی بلبلیں
ہم ہی اس گلشن کی رونق، ہم ہی اس کی شان ہیں
ہم فدائے احمدِ مرسلؐ، فدائے جان ہیں
دین کی خاطر ہمیشہ جان بھی قربان ہے
ہم کو اپنے پیارے آقا کا یہی فرمان ہے

(مبارک احمد ظفر صاحب)

**میری پیاری بہنو!** مجھے آج آپ کے سامنے ”گلشن احمدؑ کی ہیں ہم چہچہاتی بُلبلیں“ پر گفتگو کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔شاعر نے جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں میں سے سب سے پہلی ترتیب پانے والی تنظیم لجنہ اماءاللہ کی ایک شاخ ”ناصرات الاحمدیہ“ کو مخاطب کیا ہے۔یہ 7 سال سے 15 سال کی بچیوں کی تنظیم ہے۔جس کا اپنا ایک عہد ہے۔اس کی مدر باڈی(Mother Body) تو جماعت احمدیہ ہے۔جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے رکھی۔جو ”احمدؑ“ کے نام سے بھی جانے پہچانے لگے۔شاعر نے اس مصرع میں ”گلشنِ احمدؑ“ کہہ کر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کو ہی مخاطب کیا ہے اور ”گلشن“ سے مراد باغ ، چمن، باغیچہ اور پھلواڑی کے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ 1882ء کی بات ہے کہ مَیں نے ایک کشف دیکھا کہ

”ایک باغ لگایا جارہا ہے اور میں اس کا مالی مقرر ہوا ہوں“

یعنی یہ وہ مبارک اور مقدّس باغ ہے جس کے پہلے باغبان اور مالی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔جس کی ہم بلبلیں ہیں اور وہ بھی چہچہاتی ہوئی۔بُلبل ایک نہایت خوبصورت خوش آواز پرندہ ہے۔جس کا دوسرا نام عندلیب (Nightingale) ہے۔بُلبل ایک خوبصورت پرندہ ہے۔یہ خوبصورتی گو دوسرے اَور پرندوں میں بھی نظر آتی ہے۔مگر بُلبل کی خوبی یہ ہے کہ خوشی میں حمد و ثنا کی نغمہ سرائی کرتی ہے۔ترنّم میں وہ بولتی اور گنگناتی ہے۔ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک طرف گلشنِ احمد کی شاخیں چھوٹے بڑے باغیچوں کی صورت میں ساری دنیا میں وجود میں آرہے ہیں۔دوسرا بُلبل ایک ایسا عالمگیر پرندہ ہے جو دنیا کے اکثر ممالک میں پایا جاتا ہے یوں یہ کہا جاسکتا ہے کہ گلشنِ احمدؑ کی ناصرات بُلبل کی طرح دنیا کی 220 ممالک اور جزائر میں چہچہار ہی ہیں۔

ہیں دیں کی ناصرات ہم بہار کائنات ہم
رواں دواں، رواں دواں ہیں چشمۂ حیات ہم

**پیاری ناصرات!** آئیں! ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ہم گلشن احمدؑ کی چہچہاتی بلبلیں ہیں اور لازماً ہیں تو پھر ہمیں کیا چہچہانا چاہیے۔ کیا گنگناتے رہنا چاہئے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کے نغمے گانے ہیں، اُس کا شکر ادا کرنا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا بار بار ورد کرنا ہے۔ اللہ اکبر، سبحان اللہ بلند آواز سے خوبصورت آواز سے ترنّم میں پڑھیں۔ ہمارے گھروں اور صحنوں کے کونے کونے اِن حمدی ترانوں سے متبرّک ہونے چاہیے۔ گلشن احمدؑ کے بانی باغبان اور بعد میں آنے والے پانچوں باغبانوں یعنی خلفاء نے وقتاً فوقتاً جن تسبیحات کی طرف توجہ دلائی ہے اُس کو بلند اور سریلی آوازوں میں پڑھیں۔ ابھی حال ہی میں ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر آجکل کے حالات کے تحت حضرت خلیفۃُ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی بتائی ہوئی تحریک کو زندہ کرکے بچوں اور بچیوں کو درود شریف تینتیس(33) دفعہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین 3، چار4، دفعہ درود شریف پڑھائیں۔ اسی طرح استغفار اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کی دعا سو سو دفعہ پڑھنے کی بھی تلقین فرمائی۔

(خطبہ جمعہ 23؍ اگست 2024ء)

اگر حمدِ الٰہی ہی کی بات کریں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فتوحات اور ترقیات کے بعد ذکرِ الٰہی اور حمدِ الٰہی کی ترغیب دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ **اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ** کے بعد **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ** کا حکم دیتا ہے۔ پھر سورۃ النصر میں **اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا** کے بعد فرمایا **فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ**۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اہم کام جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 21)

دوسرے نمبر پر آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خوش الحانی آواز میں درود پڑھتے رہنا ہے اور اپنے ماحول کو جب درود سے معطّر کریں گے تو فرشتوں کا نزول ہوگا اور دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت ملتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اللہ اور اُس کے فرشتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی رسول اللہ پر درود و سلامتی بھیجا کرو (الاحزاب:57)۔ اللہ تعالیٰ کے رسول پر درود پڑھنے کو تسبیحات کے بعد نمبر اس لئے دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ** (ال عمران:32) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ گویا اللہ کی محبت اور اس کی تسبیحات کا مکمل حق ادا کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ضروری ہے۔ اسی بناء پر خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔

**پیاری بہنو!** اللہ اور اُس کے رسول کے بعد قرآن کریم سے محبت و عشق کے نغمے خوش الحانی سے گانا ناصرات کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا** (المزمل:5) کہ قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کرو۔ قرآن کو بڑے پیار سے، محبت سے، اچھی آواز سے پڑھنا اور اُس کی تلاوت کے حوالہ سے قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر ذکر ملتا ہے۔ صبح کے وقت گنگنا کر پڑھنا ایسا مبارک فعل ہے کہ آخری روز یہ پڑھا ہوا قرآن گواہ کے طور پر پیش ہوگا۔ ترنّم سے قرآن کریم پڑھنا بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور درود کے توسّط سے براہ راست اللہ تعالیٰ کی تسبیحات سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ العلق آیت 2 میں **اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ** میں فرماتا ہے کہ اپنے رب کا نام لے کر پڑھ۔ ایک جگہ تعوّذ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کی تلقین ملتی ہے۔ (النحل:99)

گلشن احمدؑ کی بلبلوں یعنی ناصرات کو قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرکے چہچہانا چاہیے۔ ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ قادیان اور پھر ربوہ میں ہر احمدی گھر سے صبح سویرے قرآن کریم بلند آواز سے پڑھنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اور غیر یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کسی گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آئے تو سمجھیں وہ احمدی کا گھر ہے۔ ویسے تمام خلفاء تلاوتِ قرآن کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے باقاعدہ قرآن کی ایک نظارت قائم فرمائی۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان اور ربوہ کی طرز پر گھروں میں تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا۔ آپ کے گھروں میں سے ترنّم کے ساتھ تلاوت کی آوازیں ہونی چاہیے۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آجائے کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔" (خطبہ جمعہ 24؍ ستمبر 2004ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ترنّم اور خوش الحانی سے نغمے گانے کے بعد دَورِ اُخروی میں آتے ہیں۔ اُس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے نغمے بلند آواز سے گانے ہیں۔ عقائد احمدیت کی تبلیغ کرنی ہے۔ آپؑ کے منظوم کلام کو ترنّم سے پڑھنا اور یاد کرنا ہے۔ نیز آپؑ کی کتب میں درج تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے یاد کرنا اور دوسروں تک پہنچانا ذمہ داری ہے۔ اسلام احمدیت کی جتنی تشہیر کی جائے کم ہے۔ اس کے لئے میڈیا کا ہر ذریعہ زیر استعمال کریں اور یہ نغمے گائیں اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں کہ اِن نغموں کی آوازیں ساری دنیا تک نہ پہنچ جائیں۔ آج کے دَور کا بہترین اور خوبصورت نغمہ حضرت خلیفۃُ المسیح کے خطبات، خطابات اور This week with Huzur میں حضور کی گفتگو ہے جس کی نغمہ سرائی اس حد تک ضروری ہے کہ ہر احمدی بچی کو اِسے نہ صرف خود سننا چاہئے بلکہ بُلبلیں بن کر ساری دنیا میں اس کی نغمہ سرائی کریں۔ جس طرح بُلبل دنیا بھر میں حمد اور شکرانے کے نغمے الاپتی ہے اور اس کی سریلی آواز سے ماحول خوشگوار ہو جاتا ہے۔ اس کے سریلے اور میٹھے بول ماحول میں بسنے والے لوگوں کو بھی حمدِ الٰہی اور شکرِ الٰہی کی طرف مجبور کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ہماری ہر ناصرہ ایسے رنگ میں نغمہ سرائی کرے کہ اُس کے میٹھے بول ہر بندے کے کانوں میں رس گھولے اور اسے بھی حمدِ الٰہی کی طرف مجبور کرے کہ ہر طرف سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگے۔

ہمارے گھروں میں ہونے والی فیملی کلاسز بھی جنت کے باغات ہیں۔ جہاں بلبل کی نغمۂ سرائی سنائی دیتی ہے۔ پھر ہمارے حلقوں، محلوں اور جماعتوں میں ہونے والے اجلاسات بھی ذکر کی مجالس ہیں۔ ان کی اہمیت اور افادیت سے کسی کو کوئی انکار نہیں۔ جن میں ہر احمدی ناصرہ کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا شمار بھی اسی قسم کے باغوں میں ہوتا ہے۔ جن میں جا کر ایک احمدی ان تمام باغوں کی سیر کر لیتا ہے جہاں ذکر کے نغمے گائے جا رہے ہوتے ہیں۔ ذکر کی مجالس در حقیقت صحبت صالحین ہی ہیں۔ جس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں جا بجا ملتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

”ایسی دینی مجالس جہاں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو اس مجلس کو فرشتے رحمت کے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اُس وقت تک مجلس پر رحمتِ خداوندی کا سایہ رہتا ہے جب تک مجلس اپنے اختتام کو نہ پہنچ جائے۔“

(صحیح بخاری حدیث 6408)

یہاں اس امر کا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ دنیا میں پائے جانے والے جانور، چرند پرند اور حشرات وغیرہ ذی عقل نہیں ہوتے مگر ہمارے لئے بڑے اہم سبق چھوڑ جاتے ہیں اور ہم ان جانوروں سے بہت پیار کرتے ہیں۔ لہٰذا بُلبل سے بھی سبق لینا چاہیے۔ سب سے بڑا اسبق ہر وقت خوش رہنا اور اللہ کی نعمتوں کو دیکھ کر نہ صرف Enjoy کرنا ہے بلکہ نغمہ سرائی کر کے شکر ادا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت خلیفۃُ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”ناصرات بھی عہد کرتی ہیں۔ ان کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر ہوش کی عمر ہوتی ہے اور اچھا بُرا سمجھنے کی عمر ہوتی ہے اور یہ آخری عمر ہے ناصرات کی اور اس عمر میں ہی بہت ساری خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے عہد کو بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو اور وہ اعلیٰ مقاصد ناصرات کے عہد میں یہ بیان کئے گئے ہیں کہ مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے تیار رہنا، ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا، خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا۔ پس اگر ہماری بچیاں اس عہد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تو جہاں اپنی زندگیاں محفوظ کر لیں گی وہاں آئندہ نسلوں کی زندگیوں کو بھی محفوظ کرنے والی ہوں گی اور انہیں خلافت سے جوڑنے والی ہوں گی۔“

(خطبہ جمعہ 30/ ستمبر 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خدائے پاک کی قسم! اُٹھا کے دین کا عَلم
بڑھیں گی جو قدم قدم ہمیں وہ مومنات ہیں

ہم احمدی بنات ہیں خدا کی ناصرات ہیں

بلند اپنے حوصلے کٹھن ہیں گرچہ مرحلے
ہمارے پاک ولولے جمالِ کائنات ہیں

ہم احمدی بنات ہیں خدا کی ناصرات ہیں

(منظوم کلام حضرت مولانا ظفر محمد ظفر۔ کلامِ ظفر صفحہ 142-143)

(کمپوزڈ: جہانزیب قریشی۔ بیلجئیم)

✡✡✡✡